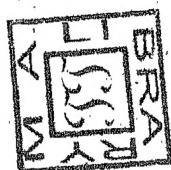


بفضل صانع ارض و سماء و خلایق مکین و مکان  
 کتاب لایزال تصنیف شاعر شیرین بیان و ناظم کیمائی زبان شفق حسین  
 ابوالحسن متخلص شمس صائمه اند عن القدر و المحدث



# ریاض شمس

در سال ۱۳۰۶

با اتمام بلوغ احقر حیدر خان ناچیر متوجه علیجان

در مطبع عزیز دکن واقع چته بازار مقبول جهان شد

جلد اول (۱۰۰) جلد (۱) (مجموعه حقوق محفوظ از این مجاد و نشر نقضان او همان)

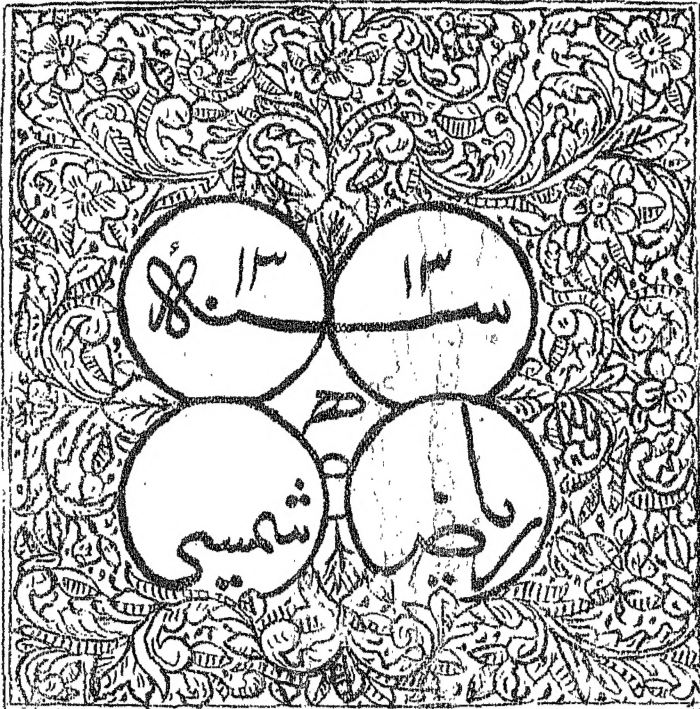


M.A. LIBRARY, A.M.U.



U56428

بفضل بیتا از مدیر و سرکار خود و نمایندگان



در مطبعه نشریات مقبول پراشاند

URDU SECTION

۵۶۲۲۸



19 JUN 1372



راشم الرحمن الرحیم

عرضداشت بخداوند خدا یگاہ والا شان نیر سپہ برج کامگاری قافلہ سالہ  
میدان جلالت حدائق گلشن نختیاری انجمن آرائے بارگاہ جلالت فلک  
اقبال مشتری خصال شمس اجلال فرخندہ مال اصفت جاہ نظام اسماک مظہر الہ  
فتح جنگ میر محبوب علیخان بہادر فرزانہ واسے اقلیم دان ادام اللہ ملک

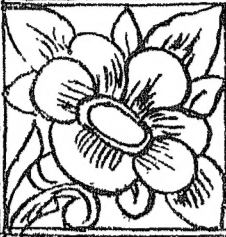
سر سروزان عالمی تبار	گل گلشن نخت و باغ بہار
لقیب او سکی شرکت علم آفتاب	قد ہو س نہت ظفر ہم رکاب
کرم سلطنت اور انجم سپاہ	قمر محفل آرا فلک بارگاہ
خرد او سکے ناظم عطار دودیر	مشیر او سکا اقبال و دولہ دیر
بسا کرم سے زمین شمعفل	فلک اوج بہت سے او سکی غفل

CHECKED-24

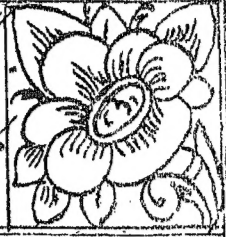


<p>             آہی باقبال و جاہ و جلال              سرانگندہ خامہ ہے تسلیم میں              پس از دست بستہ پیہم بہو و گو              کہ اسے کو کب بخت و عشرت میں              بس اب سہتے سہتی شتم شیار              جگر خون و خون آہ و آہ آنکھ کی              میں کیا خستہ حالی کروں اب تم              دل ناتوان پر پڑا بار سنگ              زبونی بخت اور قلم سخت ہے              مگر شکر ہے بعد مدت دراز              رسائی ہوئی بردرِ احتشام              یقین ہو کہ بے قصد آئے مراد              بس اسے صاحب عقد شکل کشتا           </p>	<p>             سلامت رہے تاحد و لبست              میں میم مودب ہوں نظم میں              بعد منت و عجز ہے عرض جو              ہوا دام غم میں دربر زمین              کیا دل سے ایک بخت صبر و قرار              بہا لیکے اشک کی روشنی              طریق مصیبت شریک الم              ہوا قافیہ روزمرہ کا تنگ              قسمت کا مضرع ہی دولت ہی              بامداد طالع ہوا سرفراز              کہ مقبل میں جس در کے ادنی غلام              کرے بخت تدبیر سے اتحاد              سرفراز ہو جائے بہہ مینوا           </p>
--	---

پڑی لطیفی اس پہ اب اک نظر	کہ اوقات تاچمین سے ہو بسر
ہوا جاتا ہے صبر سے تاباب	کہ اب انتظار سی دین ہوں بن طالب
نہیں بحر افلاس میں کوئی تہ	وسیلہ بحر فدا رستم صفات
رہے سایہ عاطفت میں غلام	دعا گو شہنشاہ کا ہر صبح و شام
اکہی رکھ او کو بگنچ چشم	باقبال دولت بلبل و علم
حوادث زمانے سے ہم ہم	منظف و منصور دایم رہے



گزارندہ عرضی براز رخ و شین  
نکھوار دیرین شفقت حسین



سندس در مع حافان عالی گہر سلطان بحر و بر سدا را نوح تاج و بیم  
سلطان السلاطین شہنشاہ والا جاہ کیوان بارگاہ انجم سپاہ شاہان  
ز سن فرمانروائی قدیم دین نظام الملک آصفیاء میر محبوب علیجان مظفر الملک  
فتح جنگ سپاہ رخلدا اللہ ملکہ و سلطنت

اسے فکرِ سالکِ سخنِ خسروِ اقلیم	ہو قصرِ خیالی میں برآمد پی تعظیم
خامہ ہو لصدِ عجزِ سراغِ کندہِ تسلیم	مصنوع میں تخصیص ہو قصرِ میں تقسیم

ہو لفظِ مرصع سے ادا اندر سخن کی		ہو لفظِ مرصع سے ادا اندر سخن کی
اب بزم میں آمد ہے شہنشاہِ کن کی		اب بزم میں آمد ہے شہنشاہِ کن کی

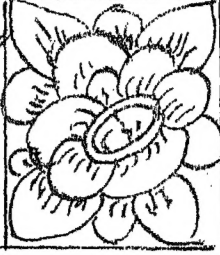
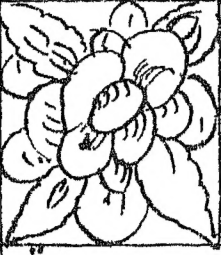
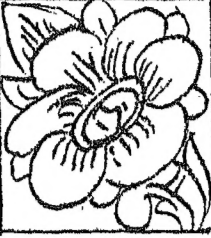
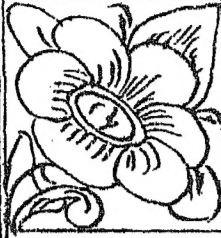
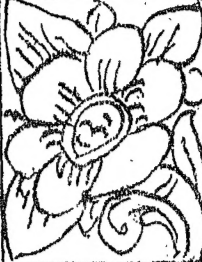

یہ بزمِ خوشی خیرت جمشیدِ بزمِ آج	ہر سا غزل ساغرِ امید بنے آج
ہر زمرہ جبین صورتِ ناپیدِ بزمِ آج	ہر بزمِ نشین مطلعِ خورشید بنے آج

ہر شمعِ رَوابِ روشنی طورِ محلِ کر		ہر شمعِ رَوابِ روشنی طورِ محلِ کر
تا سنگدلِ دسخت بنے موسمِ گلِ کر		تا سنگدلِ دسخت بنے موسمِ گلِ کر

مانِ سندِ عزت پہ ہو خورشیدِ جہاں	دستورِ معظم ہو قمرِ دانشِ اعصاب
اور شیخِ اکابر بنے برجسِ ابوالکلبا	بہرامِ سپہ دار ہو ملِ رستم و ہر آبا

سرا افلاکِ رایتِ اقبالِ کہنچا ہو		سرا افلاکِ رایتِ اقبالِ کہنچا ہو
حیرت میں ہر اک صورتِ مثالِ کہنچا		حیرت میں ہر اک صورتِ مثالِ کہنچا

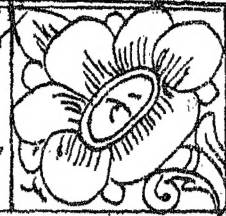


کریچ رسا سیر گلستانِ جنان کی	بچوں تا شبیبہ آج میں فروز و مکی کی
حالت وہ دکھاؤ نہیں شہنشاہِ زمان کی	آصف کے بنی شکل سلیمان جہان کی
	گزارانہ خرد مند کوئی پیرو جوان سے
	نادر کو ملیج اپنا کرے سیفِ زبان سے
اس فہم و فراست کا تو انسان نہیں ملتا	انسان تو کجا ہے کوئی سلطان نہیں ملتا
مجلس نہیں ملتا کوئی ذیشان نہیں ملتا	دیو نڈو تو جز آصف کے سلیمان نہیں ملتا
	دم بنداسی پر ہے خرد مند جہان کا
	دانش سے لیا کام کمان تیرہ دنیا کا
اوس گلشنِ دانش کا یہ ذیشانِ شجر	اوس تخمِ نگوکاشت کا سلطانِ شہر
اوس منجِ الاوصاف کا خاقانِ گہر	آصف کا یہ محبوب علی خانِ سر
	ہاں تخم و شجر سب میں ٹہری تو یہی ہے
	پیارے میں سبھی نورِ نظر ہی تو یہی ہے
یہ جانِ جہانِ فخرِ سلاطینِ نیرِ مین	تہی ہے اگر چشمِ مین تو روحِ پتین

طوبی ہی گلستان میں تو شمشاد چمن میں	محمود اگر سہ سہج محبوب دکن میں
یوں ظلم و ستم ہو گیا معدوم ہشک کر جون خارالم پائے لقوڑ سے کھسک کر	
اقبال کمر بستہ اسی در پہ رہا ہے اجلال خداوندی اسی گہر پہ رہا ہے	خورشید چتر بن کے اسی سر پہ رہا ہے اور سکے جہان گیری اسی زر پہ رہا ہے
کیا شک و شبہ اس میں کہ نیل آہ ہے اقبال پہرا اوس سے کہ جاس سے پہرا ہے	
ناصر ہے غریبوں کا شہ افضل علی مان باپ کسی کا ہی کسی چاند اُجالا	میوا و تھیہ بن کا میہی پالنے والا ہے جاہ و حشم اسکا سکندر سہو والا
قائم ہے امان اس کے خرابات جہان اسائش و آرام مکین کو ہی مکان میں	
خورشید جہان تاب ہے یشاہل انور شعشعہ ہے کہین اور کہین برق جہان نور	ہے خیرگی اعدا کے لئے دوست کو تو اس کے لئے مرہم ہی تو اس کے لہو دل

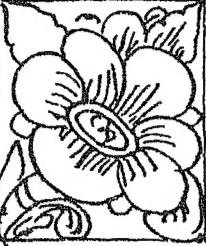


کیونکہ حسد ہوشہ خورشید لقا سے  
جلتی ہے زبان شمع فروزان کی ضیا سے

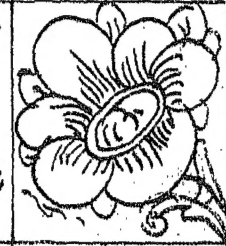


حضرت کا سخن جلد سمجھتے نہیں دانا  
باتو میں تو شیشے میں اتر جاؤ سیانہ

ہے فہم فراست میں شہنشاہ یگانہ  
اور نکتہ باریک سے دانا ہو دانا



تقریر پر امنوں سے مطیع اہل زبان  
شوریدہ اگر سپر تو گر دیدہ جوان ہوں



جبکہ کہ تصور ہو ہر اک طبع روان  
کندہ ہو صفت و لمین ستائش ہفتائین

گزارانہ جوان ایسا سلاطین جہان  
چرچہ ہو شجاعت کا بہم سپر و جوانین



وہ وصف پسندیدہ کہ دشمن میں شکار  
مٹے ہیں تواضع پر سرعجز جیکا کر





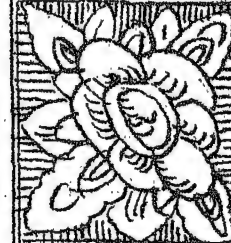
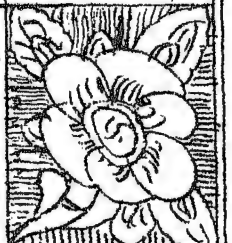
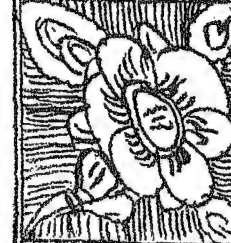
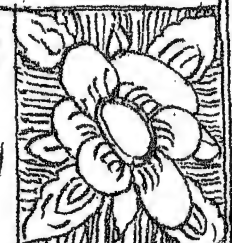


حاتم سے شہنشاہ کی سخاوت کوئی چوچ  
صغیم سے شہنشاہ کی شجاعت کوئی چوچ

کرے سے شہنشاہ کی عدالت کوئی چوچ  
عاقل سے شہنشاہ کی فراست کوئی چوچ



کمال ہے ہر اک فن میں استاد مہر مین



	جہر کو پرکھ لیتے ہیں بادیٰ نظر میں	
ایکتابے مروت میں تواضع میں ہر دینا جنات میں آصف ہی پرستان میں سلیمان		اخلاق مجسم ہے شہا منج الاحسان سلطان عرب میں ہر عجم میں یہ ہے خاقان
	یہ جاہ و چشم تو کوئی سلطان نہیں دیکھا آصف کے پس عہد سلیمان نہیں دیکھا	
بحری نہ ہے بحر میں برین نہ ماباز بس مرغِ قفسِ روح نے قالب سے کی دُرا		جب صید کا عازم ہوا سلطانِ افغان شاہین کا دم بند تھا کنجشک کا آواز
	اثرِ درین و در بند میں آناگ رہی تھے اور شیر ہی سایہ سے نخل بیاباگ رہی تھے	
جانبرہ نہو بندوق شر بار اثر سے بندوقِ ادھر سے چلی اور جانِ ادھر سے		گذرے کبھی شہرِ شہِ والا کی نظر سے چھاتی پہ چڑھی اور نخلِ آبی جگر سے
	اس برق سے بیدار ہو گویا دروہو آ یہ گرم ہوئی جب کبھی تن سرد ہو آ	



<p>مہرِ نالِ شہر بار ہے پُر پُنج و توبہ بس صفتِ شکن و شیرِ گنِ ہکا لقب ہے</p>	<p>ہاں دستِ شہنشاہِ مینِ یہ دوقال ہے یہ لبِ لبی دشمن کے لئے جانِ بلب ہے</p>
<p>دو گھوڑے چڑھا کر جو یہ چپا پر چڑھی ہے دشمنِ مینِ مینِ دم کے اجل سر پر کھڑی ہے</p>	<p>دو گھوڑے چڑھا کر جو یہ چپا پر چڑھی ہے دشمنِ مینِ مینِ دم کے اجل سر پر کھڑی ہے</p>
<p>جنش تو زمین کو ہوئی صدمہ تو فلک پر بیجان ہوا شیر تو سلطانِ مظفر</p>	<p>جون رعد گرج جاتی ہو بجلی سے چمکے بے سہر ہوا دشمن تو یہ بندوق ہوئی</p>
<p>دو ایک قدم چپے یہ چلتی ہے قضا سے بے لاگ ہے شست اسکی ہر اک چوکِ خلا سے</p>	<p>دو ایک قدم چپے یہ چلتی ہے قضا سے بے لاگ ہے شست اسکی ہر اک چوکِ خلا سے</p>
<p>یہ وہ ہے شرِ راگِ بنے باگ پہ ہوجا تصویر اگر موت کو دکھلاؤ تو رو جا</p>	<p>جو اسکی مقابل ہو تو بس جا کو کہو جائے اس شکلِ اجل کو جو تضادِ یکہ لے سو جا</p>
<p>دہشت ہے دلِ السِ مینِ جن خوفِ خطر مین خود رشید مینِ زردی ہو سیاہی ہو خیر مین</p>	<p>دہشت ہے دلِ السِ مینِ جن خوفِ خطر مین خود رشید مینِ زردی ہو سیاہی ہو خیر مین</p>
<p>بس جان بچاتا وہ چلا آنکھ بچا کر</p>	<p>اک شیرِ نخل آیا کہین کان دبا کر</p>



جب چار ہوے چشم و بین شست ملک  
اک ضرب لگائی اُسے بندوق جاکر

لوٹرا جو گرا گولی جگر چاٹ رہی تھی  
اور رشتہ انھاس تھا کاٹ رہی تھی

بندوق جو پھر آپنے چھائی پہ جمائی  
اس آتش و دوزال نے سر جھونکے کھائی

انسان کو سکتے ہے ملا یک پختی ہے  
بدخواہ کو ندامت ہے بھی خواہ کو خوشی ہے

بازوئے شہنشاہ سے زبردست ہو زیر  
اے شمس گستاخ مکر زیادہ الٹ پھیر

ہاں حمد و ثنا اس سے زیادہ نہیں دیکار  
کہ تھی کا وہ طالب ہے خوشامد سے بہ نیاز

صد سال سلامت بکراحت رہے عیوضات  
باطل و عالم خست و شوکت رہے عیوضات

باکج و گہرا نرس و دولت رہے عیوضات  
باطل و عالم خست و شوکت رہے عیوضات

	فشتہ ہی خاک کا سرکش کے جبین پر	
زمیندہ اور نگ ہو اور زمینیت ویم	سلطانِ سلاطین ہو اور مالکِ اقلیم پھر مرجعِ خلق اللہ ہو اور قابلِ تسلیم	
	سکہ چلے محبوبِ علی خانِ زمان کا - بس شاہِ دکن رشک ہو شاہانِ جہان کا	
اکلیلِ نگینِ خلعت پر زر ہو مہیا گیتی کے لئے زمینیت و سرور ہو مہیا	ہاں جاہ و خشم و افسر و لشکر ہو مہیا ہو زینگیں ملکِ مظفر ہو مہیا	
	بر مالکِ اقلیم ہو اور شاہِ زمن کا دنیا میں چلے سکے شہنشاہِ دکن کا -	
قصیدہ در مدح حضرت قاقان زمان نوشیروان دوران سریر آراسے و یحیم تاج السلطین آصف جاہ نظام الملک ثانی مظفر الممالک فتح جنگ میر محبوب علیخان بہا لازال شمسِ قبائل طالعہ و سیفہ ساطعتہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ		

سندانهای جهان گشت مرهم خاطر نگار  
 سرو قد نواز تن آهمن جگر فرخ نهاد  
 جوهر از مردانگی خیره شد دست و تیر گشت  
 قدم و ریادلی هرگز ننگید در تپاس  
 صولت رحمت چنادر خاطر مفاوید است  
 بارک الله منج الاحسان و اطلاق کرم  
 مهر اطلاق صفات برگزیدشت از اوج مشرق  
 هیچ شک در دل ندارم که تویی فریاد من  
 کس نشنود این حکایت بر پی دیدار تو  
 اگر بگوشش جنگجو نعره رعد آسارسد  
 یا آملی آن شبهه در پناه دیرین عشرت کده  
 تیره خجسته دست گیرد کسی خواهد اوست  
 شمیه این چه گفتار پیر ایشان ست و نعل

خستگان را مژده باشد که بهار آمد بهار  
 لهره در سپیدان برفت که سوار آمد سوار  
 خوان ایچم از ملک بهر شمار آمد شمار  
 که از ان فطره در یابی شمار آمد شمار  
 که مضامین صفت کشیده چون قطار آفتاب  
 قوت و الا مرتبت جای هزار آمد هزار  
 شهره آفاق تو در هر دیار آمد و یار  
 چون خروشم که بهین حاجت بر آرد بهار  
 مثل سیاه بنما طریقه قرار آمد قرار  
 پائے بر ستار نماند افس فرار آمد فرار  
 شادمان باشد بر و سال هزار آمد هزار  
 مهر نور طالع او چون بهار آمد بهار  
 لیک داری دمیشت شاید بهار آمد بهار

## غزل

سرسر کر ہون اوس رخ نیز گپ من کا	یھی دلبر ہوا ہر پیشوا اگر مدفن کا
کے قاتل ہزاروں سانہو مجنون ہو گز	یہا دنی شعبہ تھا اوس پر کسی سحر چتون کا
عجائب عشق ہو گل خود ز قایت کارین ہو کا	کہ لالہ ہجر غم میں ہو کبودی رنگ سن کا
ادھر تو سخت جانی ہر ادھر ہے سنگدل جانا	اتلا اگل بھی عالم سوز ہوا ان سنگ آہن کا
اجل بھی ہم تھم کش بد نصیبو گریزان ہے	ہمیتا سیف میں مارے ہوا ہر قتل شہر کا
یہ کالے جعد غبر کے اثر سبیل کار کہتو ہیں	نہیں ہر گز اترتا ہر چڑہا پیز ہر ناگ کا
کھان تو محبت بھی کہ دشتہ پاسو فنا ملتی	ہوا پامال بھی بد بخت از کو نعل توسن کا
ہو رہی شہسباز نقشہ کش کب سلمان تو	اجی کل کائے غم آشلوک ہندوت بہرین کا
جب عاشق ہو گیا ہون اوس رخ مایہ ابکا	ز شگ بان جہان ہون وہ الم احباب کا
جام و ساقی لبالب وہ منور مل ناب کا	شکست ہوتا نشہ میں حال ہجر خواب کا
سطح سکے مضامین اس پریشان بحر سے	سطر کج جال ہوا در ہر صفحہ آب کا
لافانست جنوار سے پہلیا جام فنا	شیخ توسب مر چکا لب کل سفر ہے شباب کا

تاجش خاک پتھر پیگا و افل باب کا	چمکہ طلسم جن ہو سیر اس کا ہے خون
اند لڑن انوان بنا ہون جن بلاغت ماک	اشک لانی ہے مری گو ہر فشان دوستو
بیچم کیا جانے میساغش ہر سنبل تباہ	مشک تیرے نہ ہوش آیا ریض عشق کو
یہ سخن تاج سخن ہے موز زبان بیاہ	شمیہ حکمت شرع الفت بیان ہے بحرین



جب بجا کا نور بجز نار جو شان ہو گیا	سوز دل مرہم کے کہو سے فزراں ہو گیا
وود شب میں خوف سے سوچ بھی بچان ہو گیا	سوختہ دل کی ترے جب اٹھی آہ دل
باع میں بھر رشک سے سنبل پریشان ہو گیا	جب لکھی میں سفت کچھ زلف پیانگی تھی
کیے بل کھاتے ہو ودا نان بھی ماوان ہو گیا	کیا غضب میں تیج کا کل گہات دل نہ چل کے
اے آخر آج پر حست داران ہو گیا	آس میں بوسی کے عاشق تھا تنہا راجان لب
دیکھ کر دریائے سدر گر بیان ہو گیا	ایسے تھکے سچ غم بجز الم سے لایا جسم
کسافر گور کا دنیا کا ہماں ہو گیا	اب تو راہ عشق میں گل کے جھجھک تری
رزق و روان لہر میں لاشہ یہ جان ہو گیا	خطا عارض نے تری چہرہ نہ چھڑا بد برگ

کیمون جی شمس کی چھ کیسے زوین عشق کے چلی ٹھوکرین جل کا سر و سامان ہو گیا

## غزل

بہار میں تھیں کچھ بچے مین ناز واداسکے مین	ہم تو اسیر چند مین رلف دوتا کے مین
اچھے ہوئے جو زلف مین ماہ لقا کے مین	حالے مین ماہ کے نہیں پائے نضا کے مین
اپنٹ و طلب جو تم آئے شب وصال	ای جان من اثر یہ ہماری دعا کے مین
بہر دم عدد مین جلتے مین اٹھتا نہیں قدم	دامن گرفتہ ہات میری التجا کے مین
سنا پاپا وہ شوق نزارت مین ہو بھلا	باتیں غصہ کے مین تو جہان مین بلا کر مین
شوقی فکر بس اسود دل غارترا بچپ	پابند وہ صنم بڑے شرم و حیا کے مین
گرتے خود غلام شربت آپ ہوں تو کیا	پابند ہم بھی تو رہ صبر و رضا کے مین
کو تاہ کرنے دستِ ظلم کو میرے جان	عادی ستم جو پہننے کے خوگر حفا کے مین
بے ہوش ہوئے جو لاکھ تو مجروح صد ہزار	اوسکے تو ناخونہ مین ہندو لہر باکس مین
پیر و صحابہ کے نقد مین آل کے	یہ خوبیاں بس امت خیر الہیہ کے مین
خاموش شمس ہی اپنے زبان کو انگام دے	یہ یاد رکھ کہ کوئی ہوں بند خدا کے مین

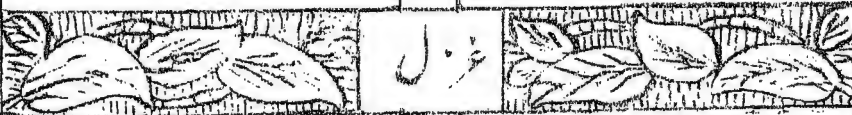
غزل	غزل
<p>اک تجھ یہ غنیمت غصہ ہے سبب دلدار میں  اک میں ہوں تفسیدہ جگر و استیج و من  لیکن میں اک ہوں نیم جان حکایتِ دمن  ہم پھر رہے ہیں در بدر محتاج ہیں اہل طن  یاں فارسی سبے کار ہوئی تو ہوشیاری  جن کی ہے کچھ حالت تباہ کیا جانتی ہیں علم  ہے عرض جو بچہ نوگر دیکھیں یا سلطان دکن</p>	<p>اے ساتے بزم طرب ہوں جان لب بیاں میں  ہے شادان ہر اک بشر سر سبزین نخل شجر  ہے فیض کا چشمہ روان سیراب ہیں خوردگان  رکتے ہیں خیاب سیم زر میں مالک گنج و گہر  ار و پیر ہو مسرور ہی ہر کام میں ہیشیا ہر  جو لوگ ہیں ذوقِ درجہ قانونین ہر دستگاہ  حالت لکھی ہے سرسبز ہے آپ کے پیش نظر</p>
غزل	غزل
<p>نازد انداز نہ لے میں دو بالا جو بن  ناد کہ انداز ترے ہو میں جو چشم پرین  زلف و ناتری کار میں آنکھیں رہن  تو طیا پنچون سے ادا کے ہوئی نیلی سن</p>	<p>واہ کیا طلعت دلکش ہے و سحر چتون  ابھی ہمار قضا ہمت کا باند ہے مدفن  قتل لاکھوں کو کیا تو نے لاکھوں کو اسیر  دم گلاشت نظر گل سے ہو جو دو چار</p>



حقدرجی میں آئی تیرے ستارے ظالم	دن قیامت کے مرا ہاتھ ہے تیرا درمن
نوحہ گریوے کاظم خوش زن بھرا شک	ماتم شمسے میں سیاہی بھیج کاوشیون



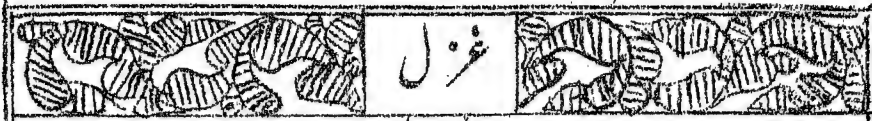
کنارے ہوتی جاتی ہے نجات آہستہ آہستہ	بھی جاتی ہے کشتہ حیات آہستہ آہستہ
نفس بہرین لیا کرتی ہے بحر نور و ظلمت میں	وودریا سے گذرتی ہے ثبات آہستہ آہستہ
یہ ملاح قضا سو و فنا کہتی ہے کشتے کو	کھان رہ میرے لئے جاتا ہے سات آہستہ آہستہ
خوشی ہے عمر بڑھنے کی خبر اسکی نہیں پکائی	کہ سہو کہینچ لیتی ہے سات آہستہ آہستہ
آٹھی کس مصیبت سے ہوا ہجرت کا دن آتش	کہ پھر سر پر چلی آتی ہے رات آہستہ آہستہ
جوانی ڈھل گئی شوخی سے پیری نے اگلا	ہمیں اب لینے آئی ہے وفات آہستہ آہستہ
فنا کے وہ شہ پر حسرت کا بہرہ بالا سیکر دیکھو	چلی جاتی ہے شمسے کی برات آہستہ آہستہ



نعرہ جو کہ دن آہ دل بستم ہو کل جائے	گیتی کو ترزل ہو فلک پر ڈھل جائے
حسرت کا تقاضا ہے لب گور ہو جلد سے	امید کا کہنا ہے کہ سیار سنبھل جائے



شعلہ سے ہر ہو کا ہے سرا پا بوت ناز	سایہ جو پڑے شمع پہ فالوس میں جلجلائے
سمجھائیں نہایت وہ کرین اولیٰ خوشامد	گلگشت میں گلشن کے مرا دل جو بھل جائے
ای حور نقاد ای پیری چہرہ و گلف نام	لیلیٰ ترے مجنون کو اگر دیکھو لے چلچلیاے
کس دن کی دعا مانگوں کس رات کو ردن	دن خشر کا ہے رات قیامت کی جو مل جائے
اوس شوخ سے کہد و کہم نہ رخ نہ آسے	اوس طلست زیا پہ کہیں دل نہ بچس جائے
شمتے جو ہی شوریدہ سرقہ طبیعت	سکر چھ غزل عرق نہشت میں وہ گل جائے
کیا بنان خود غرض سے آشنائی کیجئے	نزل و رد لکی خود غرض سے کیا دوائی کیجئے
اول نادان نہ مانفے کچھ بھی نوئے عقل کی	اب جنون میں آپ نے جگہ مہسا کیجئے
دلر باولین وہ دل لبرین دونوں ہیں رقیب	وصل کس سے ہو بھلا کس سے بدائی کیجئے
بستہ زنجیر الفت ہوں ابیر سرج و غم	سنگدل کے در پہ کیا خاک اب رسائی کیجئے
حسن دل آویز نے مجھ کو کیا نیر اعلا	اب برائی کیجئے یا کچھ بھلائی کیجئے
افتر اندیشہ یا نہیں جھٹ کر کتھا ہو کیا	سکر اگر اچھا اچھا ہے وفا کیجئے
شمیہ یوں تو بھیاں اک کلم بھی چلا نہیں	پان مگر کچھ غری اور بھائی کیجئے



## غزل

شکرتے ہیں جو قطری عرق کو گیسو جاناں سے	گہر دیکھو برستے ہیں پیارے ابر نیسان سے
چمکے ہیں پاہ پر دیوانے اور آں شوب و دل کے	سحب کیا جو کل آفرق ماب چاہ کسان سے
شہید خنجر ابرو کو دنیا چشم مرقد میں	سرمو شکست ہو پوچھ اپنے خون اکودہ داناں سے
انظر بند آنکھ میں رکھ کے دو کا لوتی ڈرائے	نکل جاؤں سمٹ کر جسم اچھی ہستی کی زینت سے
ہوا کی دست دپائی سحر کہرتے ہیں تر و کا کل	پر خچے دیکھے ہوئے ہیں بھان زلف پریشاں سے
ہو اے کفر و شر کا ب بہر گئے سحر کا نشہ میں	خدا پا لاند ڈالے شمسے اوس بے دین ایماں سے



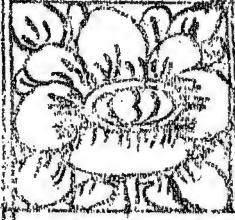

## غزل

تغیر ہے رخ دلبر غم آتش نہانی سے	شمع روین گیا ظالم میری آنکھ نشانی سے
کیا ہر چید سینہ میں شرار آہ دل مخفی	ز راہ دید نکلی آہ صد کے ان ترانی سے
زیارت اوس مہ انجم کی سادہ روز نکو دل	گہر بن رخ نگاری کو وہ نکلا اشک رانی سے
تمہاری شہرت ہر تہکے بدلے کے فلک	وہ گردان گردش ساغر سے میں دور استمائی سے
ہو کا تا تو ان چہ سا جہان میں اک دل اہل	نہ میٹر کا خنجر بران تلے جانکے گرانی سے

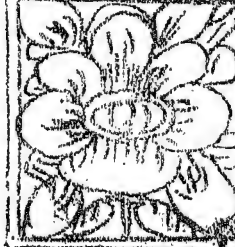
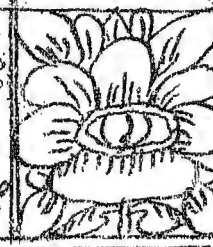
مجھے وہ جان بلب بھی کیوں نہیں ستر	یہ طعنے ہم سنا کر تھکے ہیں اپنی سخت جانی سے
مرفق من کا ایسا ہوا ہے کجبر میں زہیا	غصے نقش نقش و رنگ ہم ہزار دوانی سے
سندھمسی بھلا انی تھیں کیوں خود ستائی ہے	خلل آیا روی میں قافیہ کی تنگانی سے

سُددس در بیان سراجِ خواجہ سرور و دو عالم شرف الانبیاء خیر آدم بنیابر ہم صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

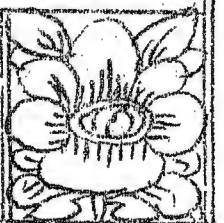
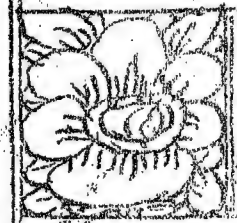
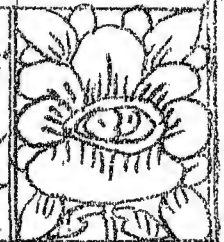
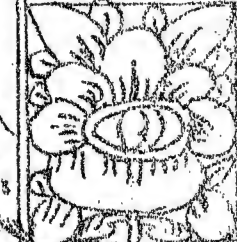
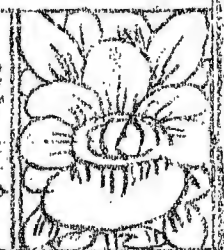
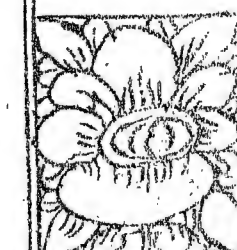
ایں خامہ اعجاز پر کچھ اعجاز و کھادے	اے منہ الفاظ کوئی ساز سجادے
ایں لبستِ مضمون پر کچھ انداز تبادے	اسے جو ششِ طبیعت بچھ متاثر بنا دے

تقریر فصاحت و نزاکت جبری ہو	
سیرتین اگر حور تو صورت میں پری ہو	

کچھ جابے رہ نقشہ کہ ہوائی کو چھتے	ڈھل آئے وہ مضمون کہ ہونہر دل کو تختے
الفاظ میں مہنی ہوں وہ مستی میں تقریر	ہو غیر کہ بر تو سے طبیعت کو تنفر

جو کچھ کہ ہوں غماط و لگیہ سے نکلا	
جان کا بے دول سوزی و تدبیر سے نکلا	

گلستِ مضمون سسٹن جان پر موطا	کچنچون مرتع کہ ہو بخیر ادب ہی شندر
ہر حرف درخشندہ ہو مثلِ آفتاب	سرطین ہو لکھنے زلفِ معتب
تقریر سلاست کی چھٹی پھول چڑی ہو	تحریر عبارت در معنی کی لڑی ہو
جب ہاتھ دعا کا اٹھے تاثیر کثری ہو	سماں سخن پیش نظر نیک گہری ہو
ہر بار سخن تازہ گلون سے ہو موطا	لے فکر خیال تو حضور میں ہو حاضر
ستی میں لگیں جو سنے شمشاد و صنوبر	عرفان سے نکالے گی بوئے نائفہ اذفر
نیرنگ سخن ملک گہر باب تباد سے	خواص خیال آب در شہوار دکھاوے

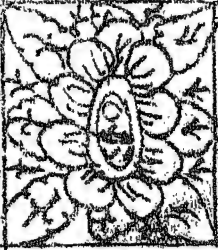
جناس سخن کا سر بازار لگا دے	سجیدہ و عاقل کو خریدار بنا دے
	
<p>حرفوں کے صفین باندہ مضامین کے پر باندہ</p> <p>الماس و گہر باندہ جو چمکے باندہ کہہ کر باندہ</p>	<p>انفاسِ طبعیت میں ہو جدت</p> <p>لچلے میان پروہ زبانیں ہو سلاست</p>
	
<p>تقریر کہ خوش سے ہر اک فرد بشارت</p> <p>سکتے ہیں خبر ہووے کیسی نہ کسیر</p>	<p>دھن پی زبان سے راز ہی سینہ زنی ہو</p> <p>اوز و طبعیت پیر ہی بیخ کنی ہو</p>
	
<p>پتا جو کھڑک ہے وہی جلد جھڑک</p> <p>جب گل پھلے گل چین کا دہن ہاتھ پڑک</p>	<p>ساجت نہیں افشاں کی کبھی نہ ہر چین کو</p> <p>زربفت نہ در کا کبھی ساق سین کو</p>

جہاں یہ کیا کرتے ہیں اکثر یہ تصور  
سیدہ کو کہ شاہی کو وہ کہتا ہے مگر

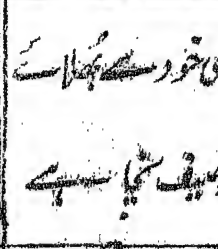
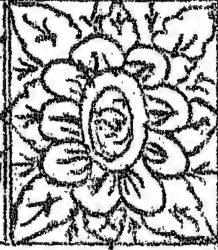
		
	<p>پھول اس کو نہیں کہتے کہ ٹپکے نہ دکالے اظہار ہو خوشیوں کا چھو لارے کی زبان سے</p>	
<p>عاشق سو کہتے ہیں کہ الفت سے ہر مال ورنہ چیدل میں بس ہے شہر و معروف</p>	<p>موصوف دہی کی صفت اس سے ہو موصوف موصوف کے افعال صفت ہیں موصوف</p>	
	<p>مان بچے کو اپنے بھی جدا نہیں کہتی کولن بھی دہی کو کبھی کھٹ نہیں کہتی</p>	
<p>محمول خوشامد سے اسے کرتے ہیں خوش اکثر بیچہ کھا کر سگے ہیں موصوف و صفت کو</p>	<p>کو صیف کی جاستے ہو موصوف کے برود موصوف بخس اس کا ہے اوصاف میں بدبو</p>	
	<p>اک تیر خط لکھا ہے سو فار و ہان سے ستاجو بلج آپ کو غیور کی زبان سے</p>	
<p>جود او مخن چاہتے ہیں برسر محفل</p>	<p>منجیدہ فرج ان کو نہیں کہتے ہیں عاقل</p>	



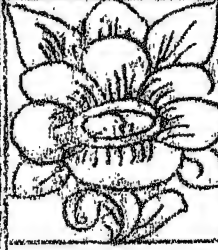
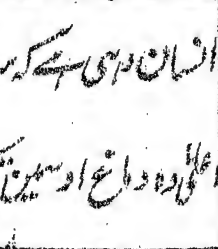
حار کیا کرتے ہیں بیدار جو مشاغل  
موند دیکھتے سو تعریف ندرت میں ہر حال



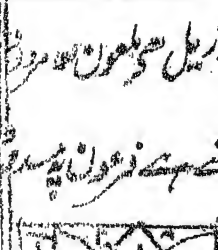
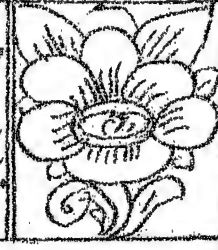
عقلت میں جسے وصف سمجھتے ہیں وہ آدم ہے  
آپ اپنی ندرت کی حاکمیت یہ کیا کم ہے



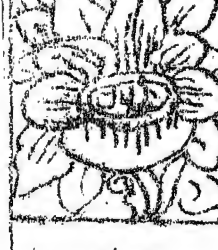
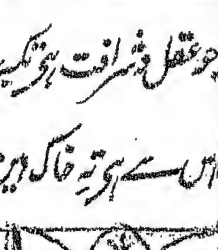
دلدار وہی کہ خودی خود سے بھلائے  
کمال و سخن سنج کہ تو صیقل تپا ہے



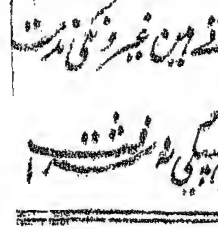
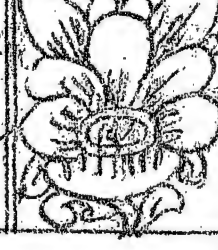
حاجت نہیں کہنے کی بھلا ہے یا بُرا ہے  
پر کیا اوسے جو ہری جو ہر جو کھرا ہے



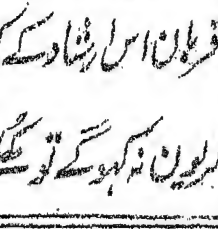
اس سے ہے غرا زیل سحر ملعون و مروت  
کی راہ نجات اسنے ہے فرعون یا پست و



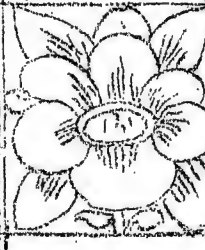
بر باد کیا تخت کیاں کو بھلا اسنے  
کیا کیا نکلیا کام جہان میں ہر اسنے





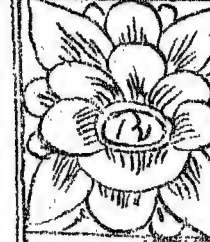
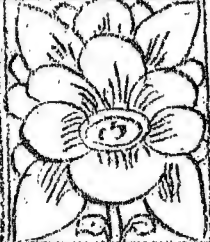
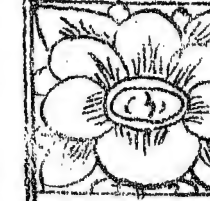
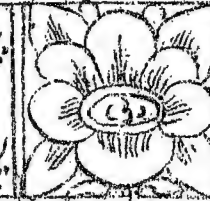
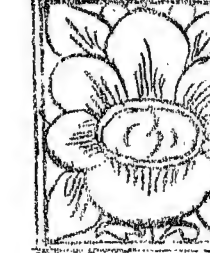
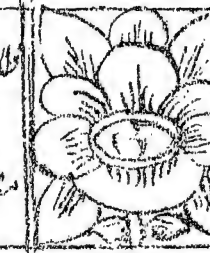
آپ اپنی صفت کرتے ہیں غیر و کئی ندرت  
اگر لاکھ چہاؤ گے چہیگی نہ نفست

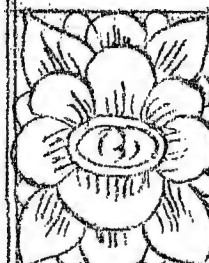


قرآن اس ارشاد کے کی خوب نصیحت  
گر یوں نہ کہو گے تو ٹکے کیسے رفاہت

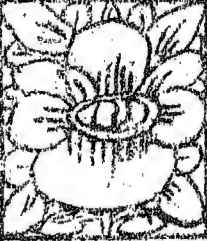
	انگشت نما آپ ہی انگشت نما ہے و کھلا کے جو دیکھو تو کہو گے کہ بجا ہے	
یہ جیلے حواس کے کسی بچے کو کھانا دے و عدسے کے مطابق وہی تقریر سنا دے		بس تقریر طالع کہو باتیں نہ بناؤ۔ جھٹاؤ نہ باتوں میں محب طال نہ جاؤ
	تقریر جسے سننے غشی پیر و جہان ارمون جس میں یمن یمن ہو دین تو سکتے ہیں مکان ہون	
جو کہہ کہ بیان کلام ہے وہ سب بیان جو چاہیں یمن آپ کہ باطن پھر بیان ہے		لجسپ عبارت تو بتاؤ کہ کہاں ہے تقریر دل آفرین ہے نہ سحر بیان ہے
	باتیں جو بناتے ہیں وہ کام آتے ہیں اکثر باول کہ اگر بنایا ہے برستا نہیں اکثر	
انکار میں بن بن کے بگڑتی ہے طبیعت تھب جال میں شہباز سپر تھی طبیعت		و نر نر خیاالات کے لڑتی ہے طبیعت طلب سے رضا میں بگڑتی ہے طبیعت
	نسرل سے کڑی سوچ سکا اس اہم بین قدم رکھ	



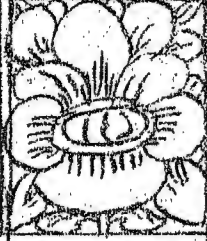
	ان خوب سچکر سر قمر طاس قلم کر کہہ	
اٹھ جائے اسی بحر سے لہجہ سخن کی بالائے فلک چھو نچے صدا آں سخن کی	ان بحر طبعیت کہ جو مزاج سخن کی صفت بستہ گد جاں اب افواج سخن کی	
	روہ چہمیز نرانا کہ ہو غسل صلے کا سیار فلک آج سے عجیب ملک کا	
ہنگامہ شیطا طین کا ہوا درہم و برہم بالائے فلک جاتے ہیں فخر و عطا	نسب کے پہاڑ و زمین چہاں نیر اعظم ہوئے ہیں ملک ایک کے گروہ در پہ فراہم	
	پروردہ خدایم کا احمد واحد بین یونچانہ نبی کوئی اس گرد کی حد بین	
اور دامن غفلت میں ہر کہ جسم تصانیف بناتے تھے بیدار نہ انسان تھے فرجوں	ایک چادر ظلمت میں جان لٹتی تھی در آن وہاں تھے محو خواب تو بوجہ اس تھے نادان	
	ظلمت میں آیا اللہ تبارک و تعالیٰ منہ پر تھے اور شب کا شبہ تھا بھی	

کیا رات سہانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی	اپنے سے بیگانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی
احسن یاد یوانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی	و اندر وہ مسیبانی تھی کہ پہر پہر کے نہ آئی
	
رحمت کا وسیلہ تھی شفاعت کا سبب تھی	شب گشت ادبی شب مین تھی سلطان عربی
عالم پر غفلت تھی وہ بھاپروہ اخفا	جھوٹا ہوا بی جہل تو تصدیق ہو سچا
عادل ہو عمر شرم مین عثمان ہو کیتا	فیاض علی ابن علی سید شہدا
	
ان صدق کہین عدل کہین شرم ہی تھی	کیا تقدیر محکم تقدیر مین پٹی تھی
جبرت مین لاثانی سخاوت مین تھی کیتا	بیشل ولایت مین شرافت مین تھی کیتا
سلطان دو عالم تھے پر غربت مین تھی کیتا	بس چلنے پہ مظلوم شہاد مین تھی کیتا
	
چھوٹے تھے پیاسے تھے گرفتار ہلا تھے	است کے شفیق اور تہ تیغ جفا تھے
بہر حق نکاحیت تہ نہ باز یہ کبھی آیا	گہر بارٹا اور غم فرزند بھی کھسایا

اف تک نہ ہاں کو جو خجھر سے کٹا یا | ہاں یہ تو کھا بخش دیا صفت کو نہ دیا



اوسکی یہ رعایت نہ جسے پاس ادب ہے



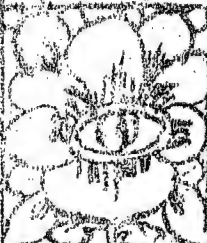
ہم تقصیر و مدد سے کرین مہربان غصہ ہے

قلبت تھی گہری ہاں تو وہاں نور تھا

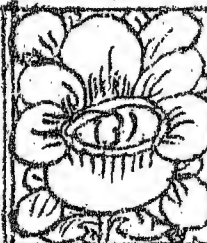
عالم تو تھی تاریک پر فلاک تھے پر نور

دنیا میں شب قدر تھی بالائے نگاہ

اک خانہ نیز نگہ میں دور نگہ قلم محو



محبوب و محب شب میں وہاں عہد ہے



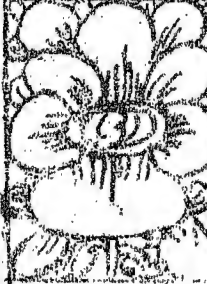
بالائے فلک ہاں مہ و خورشید ہے

اگر ہے شکوہ مہر وہ سات تھا اک جا

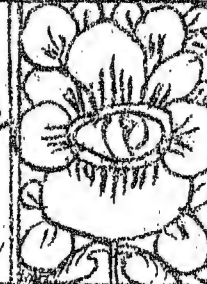
کیا قدرت خالق تھی کہ دن رات تھا اک جا

ہلک غور کرو کہ نفی اثبات تھے اک جا

کیا عجب تھا کہ نور وہ ظلمات تھے اک جا



لٹنے سے شب و روز کے دن سا کچھ ہے



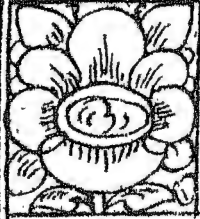
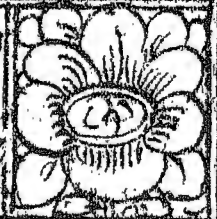
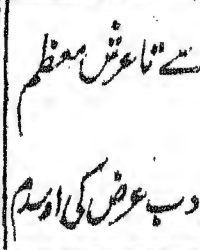
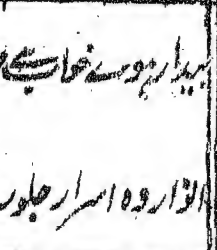
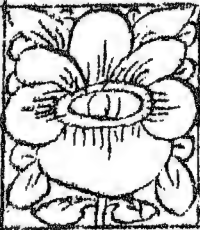
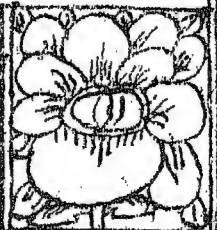
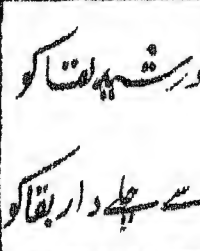
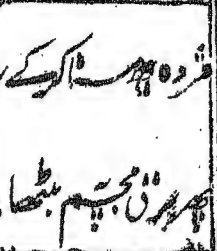
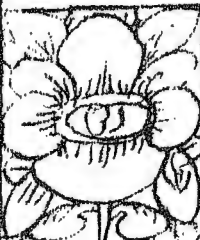
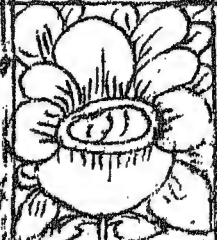
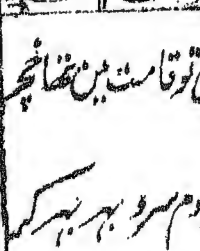
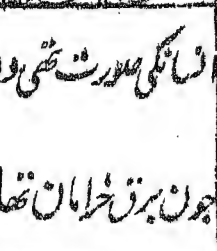
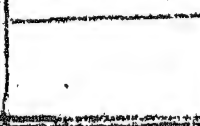



رویت سے مہر و خورشید کے وسط ہے

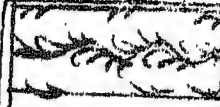

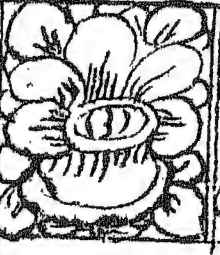
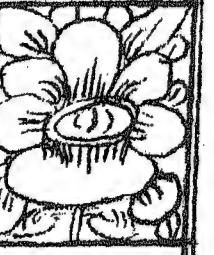

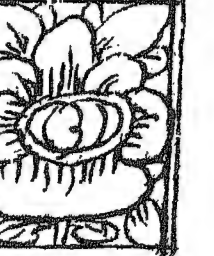

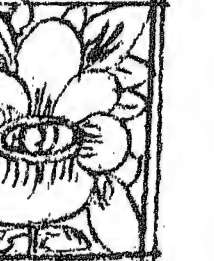
اک قلم جو مستقیم تھی قلم کا ہاں

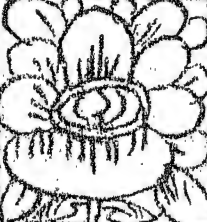
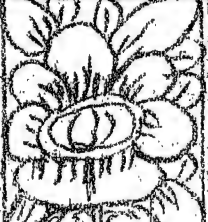
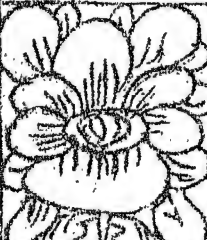
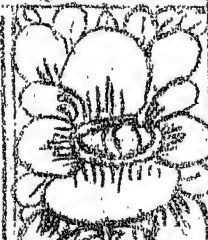
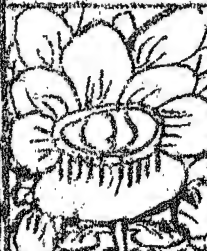
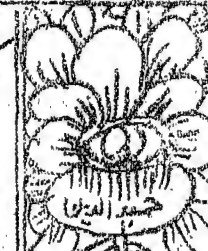
کیا ممکن غیب تھی اور شان آطمی

تھار دو عالم میں سے اک راستہ وہ آئی

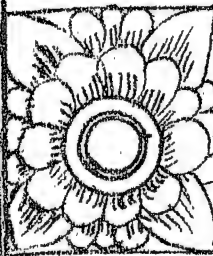
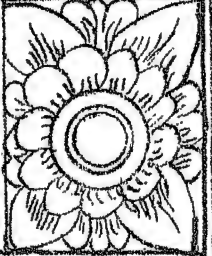
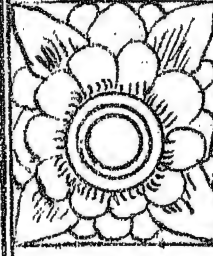
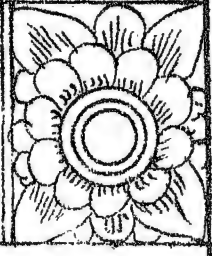
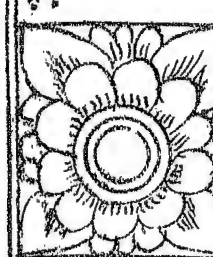
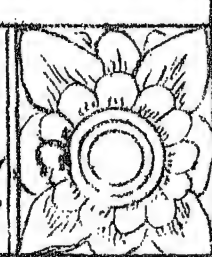

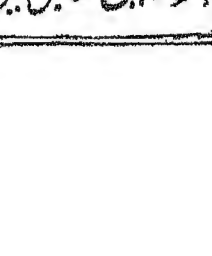
اک دن تھا کہ الہیہ پائی نہ رہائی

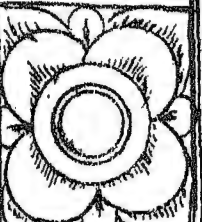
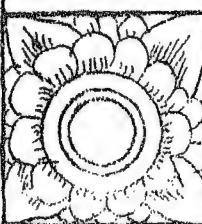
	اوس شب میں بلاوا جو تھا وعین سبب تھا	
	رحمت تھی وہاں شب میں بچان نہیں غصہ تھا	
	اک لور دیکھا فرش سے تا عرش معظم	
	جبریل امین نے بادب عرض کی اور دم	
	سکار میں آج آپ کے آمد کی خبر ہے	
	شاکہ تو محبوب کا منظورِ نظر ہے	
	قرہ پہر کے رسولِ دوسرا کو	
	چھوڑتی مجھ بٹھا یا جوٹھا کو	
	جلسہ میں ملا ایک سواری تھی نئی کی	
	چھ شوکت و شہت نہ سلیمان کو ملی تھی	
	ان کی صورت تھی وہ حیوان کا پیکر	
	اشتر کی سی گردن تھی تو قامت میں تھا پنجر	
	جون برق خرامان تھا جو بیہر کے وہ نہیں	
	انگلی تھی ہوا او کو دم سرو بہر بہر کہ	
	نسبت تھی اشتر برق سے تہ بلا و شر سے	

		آگے بڑھے رہنا تھا لئی کوس لٹے			
یہ بھر رسالت تو ہر است کا وہ چشمہ عورت کی ادا سنے بجایا یادہ ذمہ				راکب میں جو اعجاز تو مرکب میں کرشمہ یہ حجت خالق تو نبوت کا وہ شمشہ	
		جو راکب مرکب سے عیان جلوہ گری تھی ظاہر تھا کہ قفسے میں سلیمان کے پری تھی			
قل تھا یہ حرم میں کہ چلی یاد بھاری سر شہمہ نامہ سب کے ہوئے اس بحر جاری				اس شوکت و شہت چلی چپکے سواری انضی میں پکارا تھا کہ ہیں حجت باری	
		خالق کے سوا اتھانہ پتا ارض و سما کا اوس وقت ہٹا نور رسولِ دوسرا کا			
موسیٰ کا یہ متران سب سے عیسیٰ کا نقش ہے یہ ایک ہے آدم کی خبر عیار طوف ہے				واحد کا یہ سایہ ہے خلفِ محمد سلف ہے قرآن ہے گواہ مصحفِ ناطق کا خلف ہے	
		آدم تھے ابھی ملین میں اور آپ نبی تھے طوفانہ کہ پس تھا نہیں جب یاد نبی تھے			

سجود ملائک اگر انسان تھا تو بیچہ تھا	جو شوکت و شہرت میں سلیمان تھا تو بیچہ تھا	
گر نوح کی کشتی کا نگہ بیان تھا تو بیچہ تھا	یوسف کے اگر حسن میں بچان تھا تو بیچہ تھا	
	ہر عہد میں جو زینہ سراج بڑا ہے	
	خاک کی بھی بنا تو سیران لاک چڑا ہے	
گرفتہ وہی شان آسمی میں نہیں ہے	اس سا بھی کوئی سارے خدائے نہیں ہے	واحد حق ہے کہ دو وصل و جدائے نہیں ہے
	تذکرہ دے دو دل سائے نہیں ہے	
	برونکی عبادت میں لفظ نیک ہے	
	یاں رات میں مرکز و محیط ایک ہے	
وان خان کو نہیں پہان سید لولاک	وان پانچ والو العزم بچان پنجتن پاک	وان چار و قربت پہان صہب ادراک
	محکوم وہ خالق کے اطاعت میں چاک	
	کیا فرق بجز بیم ہے احمد و احد میں	
	بیم ہے تسلیم ہے احمد و احد میں	
آغوش میں جو پونچا وہ شہنشاہ سرافراز	رد و نعل نے کیا آستین کے اکر ام و اعزاز	

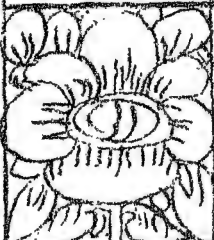
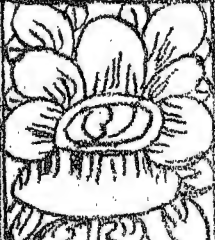
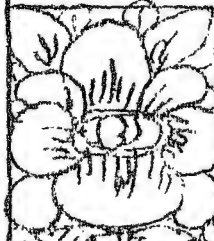
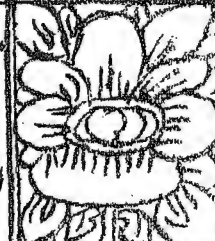
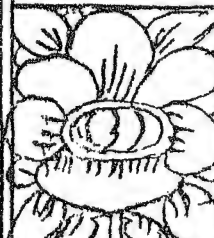
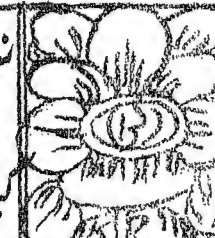


چرخ جانب افلاک جو حرف رفتے کی پرواز	ملا ہر خطا کہ گنجشک لئے جاتی ہے شہباز
	
ہمت نے وہاں دامن لولا کہ پکڑ لی	میریل نے بھی خوف سے فتر اک پکڑ لی
	
وہ تیراڑا جاتا تھا شدید زحمت سے	ہر کام پر ہیقت تھی اسے پیک تھی
ہر اورج میں بالار ماوہ فضل خدا سے	تندی میں بڑا جلتا تھا وہ سرد ہوا سے
	
شیدیز کہیں برق کہیں اور کہیں باد	ہر جائے نیاز تک ہدایتا تھا پریزا
وہ آدھے سے گزرا یہاں سے ہر نہ پوچھی	وہ خاک سے گزرا یہاں سے گزرتا پوچھی
وہ باد سے گزرا یہاں سے ہوا سرد پوچھی	وہ نار سے گزرا اسے نور و نور پوچھی
	
ر اکب جو جہان میں شہ ابراع ہوا تھا	سرکہ میں مرکب سیرا نواع ہوا تھا
پوچھو نہ وہاں اسے تصور و خیالی	کیا حکم لگاؤں کہ وہ ہیں آدگی خالی
ر اکب جب جلالی ہے تو مرکب ہے جمالی	ہر دوہین مقابل میں ضرور کی مثالی

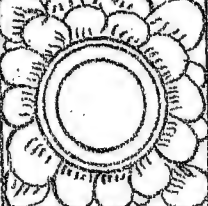
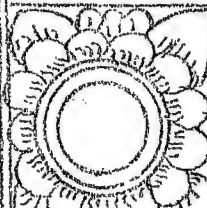
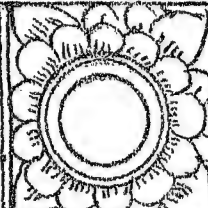
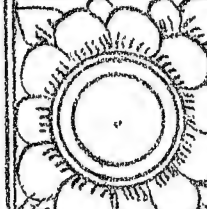
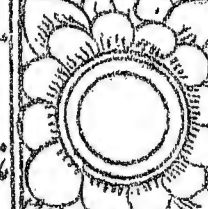


	کیا کب کر سنے مکر وہ سپار نکالے حالات کہ بجا ہوش نہیں جن دما کے	
جہاں ہوں کہوں کیا کہ نہ تشبیہ تطبیق سرگرم حقیقت میں ہوں ہوتی نہیں تحقیق	نہ صاحب حکام ہوں نہ منکر تصدیق اتنا تو کھلا بعد بہت غور و تمسیق	
	عالم جو میرے لئے وہ صنعت ہو خدا کی معراج ہے تصدیق رسول دوسرا کی	
مدرک نہیں ادراک میں وہ حساب اوصاف منقول لہجہ بہم ہے تمیز اسکی نہیں مصاف	محسوس گھڑی صورت آئینہ شرف مدرک نہیں معقول کہ اسکو کر و اصاف	
	پستی میں ہے معقول کہ معراج نبی میں سماں سموات کا یاں ذہن غیبی ہے	
کیا نفس مجرور کرے تمکبیل قصور کیا نسبت سکین کو کیا قطع و تاثر	کیا خاک کرے وہ من چھان صدق تھرا حسرت رہی حکم کو حقیق کو نتیجہ	
	وعدہ شد میں نہ باقی خفی حصول و حضور	

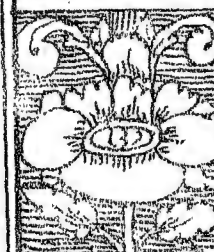


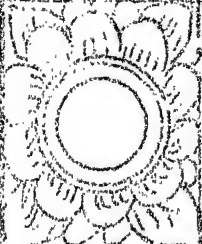
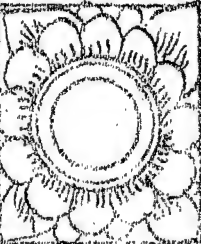
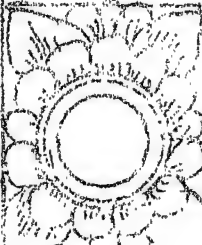
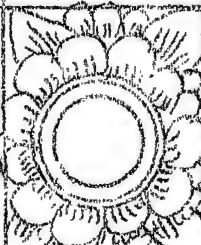
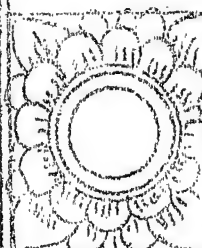
	یاں رات میں اک ہو گئی کبھی صرری	
<p>کیا فکر سا کر سکے مجھوں کی تحصیل</p> <p>تکین بصر کو نہ معقول کو تفصیل</p>	<p>جب اہل نظر نے نہ کی معرفت کی تکمیل</p> <p>جب غور سے دیکھا تو ترادف ہی نہ تفصیل</p>	
	<p>یاں غور مکان پر کہ تکین ہے یا نہیں ہے</p> <p>اِلا کے سوا و ان نہ مکان ہی نہ تکین ہے</p>	
<p>کیا نقل مطالب میں کرے نہ ہن مبادی</p> <p>موضوع نہ محمول نہ جزئی نہ مساوی</p>	<p>ما فوق تعقل ہیں او امر و نوا ہے</p> <p>اسکان بشہدیا کے کب سراہ آٹھی</p>	
	<p>مانا یہ کہ خورشید سے پر نور تر ہے</p> <p>کیون ہر شور ہے کچا اسکی بھی خبر ہے</p>	
<p>ہاں حضرت منطق کہہ دو قانون کس آئے</p> <p>شفق نہیں کام اسے پہچان پیر رہا</p>	<p>دکھلاؤ تو معقول کے چیلے و حوالے</p> <p>آئینہ خاطر سے کہ دور ت چونکا لے</p>	
	<p>تفصیح کرے خاک کہ وہ آپ غلط ہے</p> <p>بھٹا کہو رہی گی کہ طوفان میں ہی بٹا ہے</p>	

کیا لے مولف ہو موشح و مدلل	جبار بغیر قنایا ہی ہے سلسل
منطق نہ سکے جسکو شج و تفصیل	کیا جو ہر ذاتی کرے جو ہر سے مکمل
	
جو دور و مسلسل ہے وہ کیا نقل نہیں ہے	منطق میں مگر نام کو بھی عقل نہیں ہے
دعویٰ یہ کیا تھا کہ صبح اسکی ہے ترکیب	اجزائی کثیرہ کو جو منطق نے دی ترتیب
یاں شب میں ہوئی طالب و طالبہ میں تفرق	تقریب مرام اس کو کھا اور اسے تہذیب
	
علوم و معارض تو تہ خاک پر پڑے تھے	اب موٹھ نہیں آتے تھے بہت موٹھ پر چڑے تھے
مفقول پہ چلتا تھا براہین کا شجرہ	منطق سے عداوت کا جو پیمانہ تھا لبریز
یہ دیکھ کے منطق نے بھی کی سیف سانہ	شماہ تنہا مفدا میں کا طبیعت کی تھی مہینہ
	
نعرہ یہ کیا عرصہ حجت میں کہ خاموش	کیا مغر خراشی ہے اد احسان و اموش
جو محسن و شفیق کو ہر کنجے نہ شمشیر	تجسما بھی جہا نہیں نہ بیگا کوئی بے پیر

میں نے لوگوں کی سبکدوشی کی ہے تاہم یہ ہے	تصویریں کے اشتعال تصور کے تصور
میں نے تھلائی کی وکے توستہ اذفاک	ان سخت خطا کی جو کہ سن پہ جفا کی
خالف کو کہا میں نے بھی شمار و عقار	تسلیم کا انہوت کی جناب شہ ابرار
وہ منظر شہید جس دو عالم کا ہے مختار	مرد و دو طرح ہے جو اس کے کریم کار
کیا حد میں سب کہ یہ لکھا صاف نہیں ہے	شکل یہ کہ تم لوگوں میں اذفاک نہیں ہے
ان ممکن و واجب میں کیا کس سے تفریق	اور کس نے دیا نظر اعجاز سے لطیف
کس جیت ناطق سے ہے راکھ کی تصویریں	کس چہرہ نشینی کی شہادت اسلام کی تحقیق
مطلق کو جو کہتے ہیں رہ راستہ بھٹک	نقل ان کو چہرہ ہی اور نہ کبھی پاس چسکی
وہ کون تھا تسلیم کا چھنا یا انہیں ملوث	تقریر منافق کی سی کرنے سے بھڑکنوں
	سب نے کیا امکان بشر سے یہ ہی موقوف

	<p>علامہ کسی سے بھی وہ کب نید ہو سے تھے</p> <p>ان ہر تعقل سے توب بند ہو سے تھے</p>	
<p>الحاد کا خاشور عقاید میں نسر نزل</p> <p>صفہ را سناقت تھے بشوکت و تجمل</p>	<p>ثابت قدم اُس جاو رہا پائے تعقل</p> <p>عابد کو نسر نزل تھا عبادت میں نساہل</p>	
	<p>اُس عہد پر آشوب میں حملہ تھا عجم کا</p> <p>ناتید خدا کی تھی و منطق کا تسلیم تھا</p>	
<p>و ان جان فشانی تھی بھان عذب بیانی</p> <p>ظاہر میں وہ فانی تھے تو بیخبر و معانی</p>	<p>و ان سیف زبانی تھی بہان طبعیانی</p> <p>و ان بعض خانی تھا بھان لطف بہشتی</p>	
	<p>مقول کی عزت تھا اس سے ہی بڑی تھی</p> <p>مذہب کی سپر ہو سکے وہ لاکھوں لڑی تھی</p>	
<p>منطق کو اتحاد یکہ تھی قسوری سی تکلیف</p> <p>ان لوگوں نے منطق کی تہ دل کی تھی کیف</p>	<p>گر آپ کو شک ہو جو کہ منطق کی تالیف</p> <p>تجربہ بر سحاق کی جنتیں کی تھی نصیف</p>	
	<p>ہوں گے تھے ہیں وہ نیکی منطق کا حوال</p>	

	منطق کے دلائل نے ہی کبڑوں کو سنبھالا	
اور محقق کی غلٹا کی نیابت آخر یہ کہ کی ترک خدا کی رفاقت		منطق نے کی اسلام کی ہر وقت حمایت بچنے والی باتیں سنی چھوڑی محبت
	خاکے کے رفق سے کیا میں نے کنارہ وہ سیف زبان دل کے دستہ میں دوبا	
یا غلٹ کوئی کہتا ہے وہ ملحد کوئی ناحق وہ سیف زبانی کہ دل تیغ و سنان شوق		کافر کوئی کہتا ہے کوئی کافر مطلق بے پیر کوئی کہتا ہے کوئی مرے مشفق
	سہو آجی ہو اکوئی جو منطق کا خریدار نور سوا اس کے کرتے ہیں ملا سربازار	
جاہل ہی سہی آپ کا خادم ہے بہر کیف جو دوست و دشمن کو نہ چھینا تو محرومیت		ماقل ہو تو کہنچیز عداوت کی کبھی سبب ترجیح بہر کیف ہی سہی کوئی البتہ
	مسن چہ ہو اپنا برا اس کو کہیں کہتے چاہے کہتے ہیں برا چہ نہیں کہتے	

پچھمتی جاہل نے یحییٰ پائی جو تعلیم	نہ جنس کی تحقیق کی نہ نوع کی ترمیم	
نہ فصل کو سمجھا ہے نہ شہر و تسلیم	نہ مطلق و مطلق میں کی کچھ فکر و تقسیم	
	بچہ بہن دو منٹو کے رشتہ پر پاٹ کے ہندو اطفال سمارض نہیں فریاد سے قریب	
دیکھ نہ صدمت لیکب گہرا دین	بیشہ نہ لیا ہاتھ میں فریاد سے بہن	خود دام الم میں براہ صیاد سینہ دین
آتا از نہیں کچھ مگر سنا دین	شیشہ زنی دیکھی نہ چھوٹی کنج	بے متین نہیں توبہ مگر تمام جاگیر
	کیا پیش زنی ہے بچہ خبردار خبردار	بچہ رطیب لسان قیاس و ایال الالاجار
کلمات سرخفت بچہ نہیں بچہ کہ نہ اوار	خاموش بل و ہر میر پیران رہا کار	اس پیر خرفہ کج فہم و ہوش
طافک لسان و زور	کھتا ہے بچہ	
ہو میر زنگار دل و لہر انشانہ	وہ چیم بچہ چیم بچہ کہ نہ انا ہر دکانہ	



باتو نہیں لہجہ اون ڈولِ حق و دانہا ہنس نہیں کشتیشہ میں اتار و تہن سہیا

بے ہوش بھی پر غلٹ نظم حق ہے  
بچہ تو ہے بڑھون کو گراؤں سے قلق ہے

ہر محفل و مجلس میں جو ہو صاحبِ غراز  
حیرت کہ بدو دیو سے تری طبعِ ناساز  
اپنے دیگانے کو کیا جسے سرا فراز  
کیا صدقِ شکاری ہے پھر پیرو غل باز

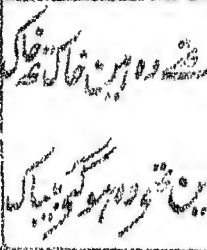
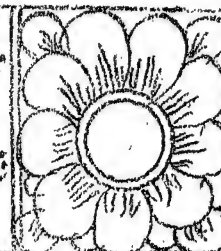
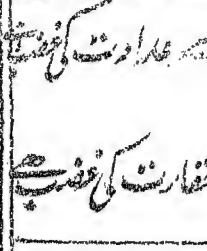
خواہاں بدو تو ترا استاد ہوا ہے  
اسلام کھین طالبِ مراد ہوا ہے



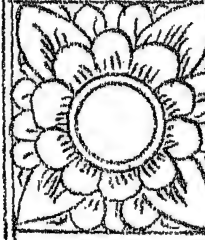
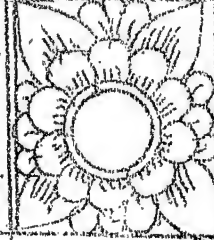
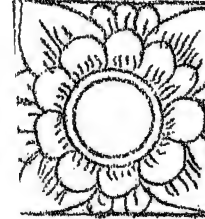
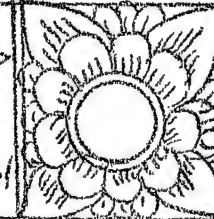
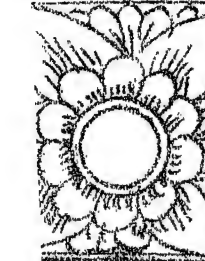
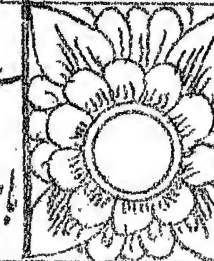
جب سرحدِ اسلام میں پونچا قدمِ شوم  
ظاہر میں وہ تھے دھندلے سلام ہو موم  
دہری کی بن آئی دلا دھکی ہوئی دھوم  
دہری پر وہ پھو کوشش تھے کہ اسلام ہو دھوم

ہنس نہیں کس کا رازِ خرد اور پوچھتے روکے  
اسلام کے پیچھے تھے پڑے ماتھہ وہ دھوکے

جب راسخِ الایمان اٹھو باغِ جہان کے  
جو نخل تھے نوخیز کے طہیفِ بان کے  
مرجھانے لگا گلشن تو دہر خزان سے  
کھلا گئے سب غنچہ و گل سحر بیان سے

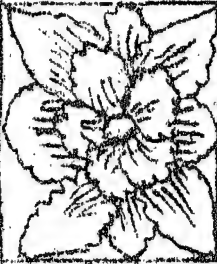


	کسی بن کہنی آتش کی تفسیر حسین پر	
	میرے جو سعادتی رفتے وہ ہرین خاک و خاک	اسلام سے دیکھا کہ مجھ میں دشمن و ہفاک ہر چار طرف دور بریتا ان غدا فداک
	ناچار رکھی ہر پیش نظر از م و بچہ کی نمشیر گرجت قاطع بھی مسلم کی	
	اب شکل کھلی پر وہ بہم جو ہوا چاک	آلائش منطقی سی سائل کو کیا پاک ہر شخص لگا کہنے کہ چہ کون ہو ہفاک
	وہ یامین تو اس سا کوی آذر اوند ہو گا چہ مکر تو ابلیس کی بھی یاد نہ ہو گا۔	
	وہ پر وہ جو آفا سے عداوت کی غفرت	پیرا یہ اہانت میں خصوصیت کی غفرت کیا کہ قتل از از شرارت کی غفرت
	اگر فضل خدا شامل ہر کام نہ ہو تا	

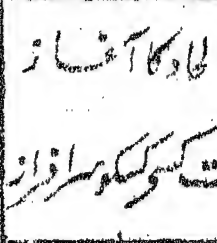
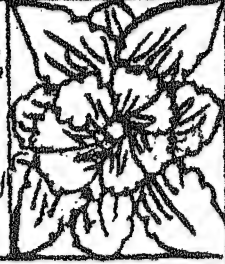
	اسلام کا دنیا میں سرانجام نہ ہوتا	
<p>اس پیپر پر پاکار کے اللہ نپاہ دے</p> <p>اس غلام و ہزار سے اللہ نپاہ دے</p>		<p>اس امیر و کار سے اللہ نپاہ دے</p> <p>اس مرشد و قدار سے اللہ نپاہ دے</p>
	<p>اللہ نہ دکھائے کہ ہے سناس کی صورت</p> <p>جس کا یا ذوی الفہم کو خناس کی صورت</p>	
<p>عجرب ہو اپر دہ حاجب جو ہوا دور</p> <p>اب آنکھ کھلی جا تا رہا آنکھ سے جوب</p>		<p>کروٹ لی جرات سے ہوا جب کہ بدن چو</p> <p>اب ہوش میں آئے کہ بنا زخم کا ناس</p>
	<p>جب سہم تکم نے کیا چہلنی بدن کو</p> <p>اب نزع میں پر نیچے ہیں کہیں خوش کو</p>	
<p>مقراض لائل سوتہ پار بندہ ہین اوراق</p> <p>اور قالب فہمون کی طاقت بھی ہوئی تھ</p>		<p>مطلق سب سے چھڑتے ہین سبھی تو شفاق</p> <p>کروٹ گیا طلسم یونان و شراق</p>
	<p>ہے پاس کروتر ہین چٹے نظم و نسق کے</p> <p>باطل جو ہین منکوب ہین اور اوج ہین حق کے</p>	

جو نبدۂ احسان تھے سودہ ہو گئی مجنون	آوارہ ہوا سحاق تو دیوانہ ہے مامون
آزاد ہو سے دامِ رد و مین جو خیمہ چین	میں تھا برا گندہ ہو اصور ست مجنون
یاد رہے کوئی اور نہ کوئی پشت تباہ ہے	
جس گھر سے بنا علم عمل کی جتنی تباہ ہے	
ہو بیوہ پاس ہے شلق کو کہ چہرہ ہی ہو ازرد	ہاتھوں سے جگر ختام کے روتا ہوا ہو درد
اور سونکا ویکھ کے بھرتا ہے دم سرد	وہ بین کہ نا لان ہیں پس پردہ زن و مرد
جو تخم کہ بویگا وہی پائے گا ہزار بار	
جو بات کہ حق ہے وہ ہے خاطر پر گرن بار	
ہم سمجھے کہ معمول کوئی دم کا ہے مہمان	بھینیر و تکفین کا مہیا کرو سامان
مامون و مقول دو قالب ہیں تو اک جان	مامون کا اوسہ دم چلا اور اس کی ادھر جان
اسکا جو یہ پالا ہے تو اس کا وہ نواز	
نچلیگا پس و پیش ہو دو وزن کا جناز	
لیکن پیچہ تو زندہ ہے مگر یار کو مارا	اس کا دم مطلق نے تو دیندار کو مارا

اس پر نے تو صاحب تلوار کو مارا۔ اس باقی شرنے است ابرار کو مارا

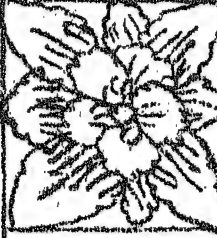


ہامون ہونہ تخت ہے نہ تاج و علم ہے  
اسلام میں سر جودا بھی شوم قدم ہے

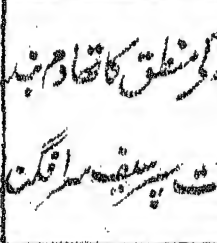
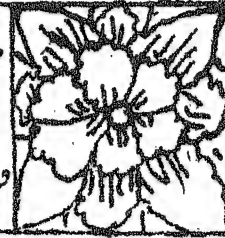


اسلام کا انجام دالجاد کا آفساز  
خالق نے کیا پست کس کو سکوسا فرما

حالت یہ سنی تو نے بھی یو پیرو غل باز  
کنہ شکس سو کنہ شکسے تہہ ہزار سو تہہ ہزار

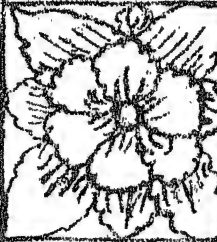


جاتی ہے صدا کوں ظفر کسکے کٹی کوں  
وہ کون ہے ملتا جو ہر دم کف انوس

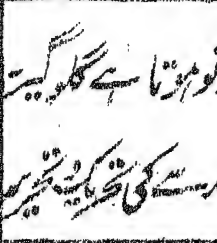
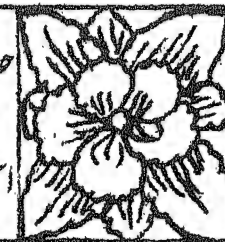


یہ غیظ و غضب دیکھ کر منطق کا تھام بند  
چپتی تھی پس پشت سپر سرفنگ

ہر طعن سنان ہو کھلا منطق کا ہر اک بند  
اب عرصہ حجت میں نہ جدول تھانہ دہند

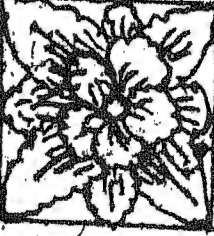
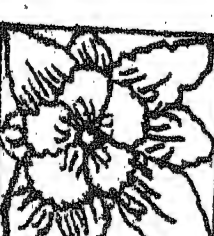
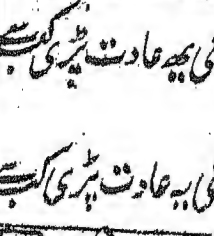
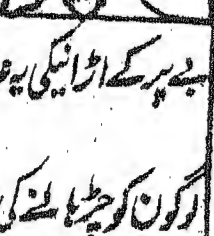
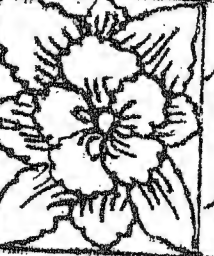

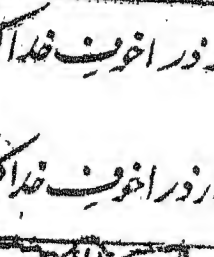
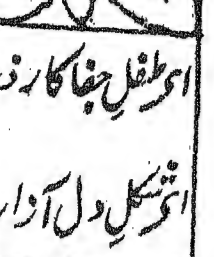

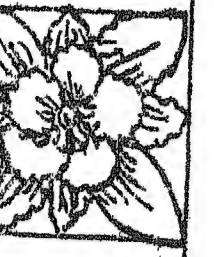
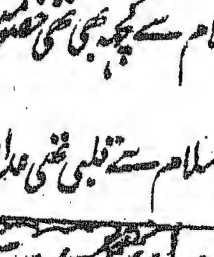
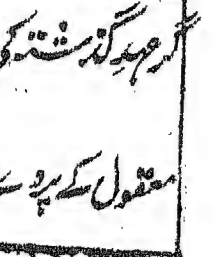








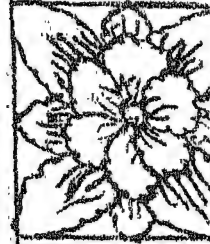
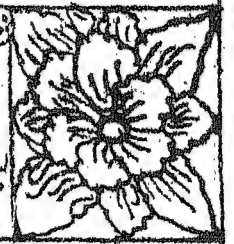
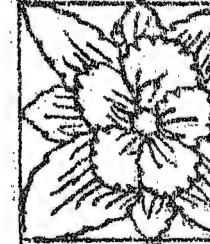


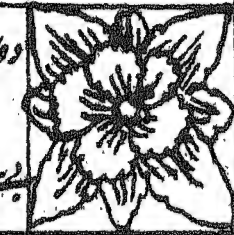
حالت تھی دگر گون مگر اپنی کو سنبھالا  
اس پر نے پھر پیٹ میں پاؤں نکالا



خواہی و تنخواہی جو تو ہوتا ہے گلہ گیر  
کب بین نہ ملا حد سے کمی تخریب گیر

تبلغ زبان مجھ سے کھا باتیں مے میر  
کیا میری خطا ہو وہ ہوئی کوئی تقصیر

	حامی مرے کیا صاحبِ جان نہیں تھے	
	ماہوں و اسحاق مسلمان نہیں رہے	
	دو ہاتھیں بڑھانے کی جھجھک عادت پڑی ہے	
	آبِ حیات لڑائی کی یہ عادت پڑی ہے	
	ہر شے رنگین و خوش رہا	
	باتوں میں لڑاؤ تھی اور وہ نہیں کوہِ بار	
	ای طفلِ بجا کا زورِ اخوفِ خدا کر	
	ای ظالم و عذا زورِ اخوفِ خدا کر	
	انسان جو بے شرم و ہوس ہے ہر شے شوق	
	لاکھوں میں کروڑوں میں نہ ہی ایک ہے شوق	
	منطق کو نہ اسلام سے کچھ بھی غنی نہ ہو	
	جن لوگوں کو اسلام سے قلبی غنی عداوت	
	معتقل کے پرے میں سب کی غنی نہ ہو	
	مجھے نہ عبارت گو کہ وہ اہل زبان تھے	

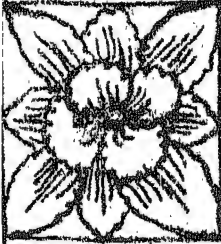
	خارج میں کیا غور وہ لازم میں نہاں تھے	
طریقین سے کوشش تھی کوئی ایکٹ بیجان اب طعن سندان کرتی تھی بندش کو پریشان	مغفول شہسی تھی جھمکتی و گریبان کٹ تھانہ سیف بلاغت سے ہر لگان	
	شیریں کج حجت قاطع جو عسلم تھی بس صورت حجت جو وہاں پونجی قلم تھی	
بیگان سکھ کا برس جاتا تھا اجلا شغول حربہ میں تھے وہ بکس بکلا	وہ سیف زبان کرتے تھے ہر چلو سحر جب کہیت سخن پڑتے تھے ہو جاتا کھلا	
	ہر اک کو یہ فکر کہ اس کو کرو معلوم قتار میں ہوں چار میں پسپا ہوں محجوب	
جنت کی کھنچی باگ لٹ جاتے تھے شہین جل جاتی تھی جب سیف تو کٹ جاتے شہین	دوران تقریر میں پلٹ جاتے تھے شہین جب طعن کیا بڑھ کے تو ہٹ جاتے تھے شہین	
	وہ سیف زبانی کہ چہی امن پس قات بے سر تھے پرے حرفوں کے مضمون کچھ ضعیف نہا	



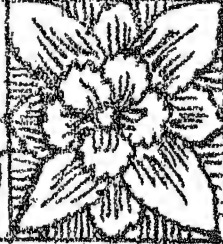
<p>تھم تھم کے لپٹ جاتے تھے غور زیر خیالات          دم لے لے کے ہٹ جاتے تھے غور زیر خیالات</p>	<p>تھم تھم کے لپٹ جاتے تھے غور زیر خیالات          دم لے لے کے ہٹ جاتے تھے غور زیر خیالات</p>
<p>لہجے جو نکالے ہوئے دو سانب لہو تھے          یہ خوف ہوا سب کو کہ موغہ ڈانپ لہو تھے</p>	<p>لہجے جو نکالے ہوئے دو سانب لہو تھے          یہ خوف ہوا سب کو کہ موغہ ڈانپ لہو تھے</p>
<p>اس غم و بالجم سے موتی غمی الٹ پیسے          دندان مشرد سے پسین لگی ڈھیر</p>	<p>لڑتے تھے مسلمان سخن میں کھڑی ڈھیر          ہر پنجہ زبردست ہٹ کر کے بنا تیر</p>
<p>وہ ضرب چلی کہ نفی اثبات کٹے تھے          بے سر تھے سخن نقش مضامین کے پٹے تھے</p>	<p>وہ ضرب چلی کہ نفی اثبات کٹے تھے          بے سر تھے سخن نقش مضامین کے پٹے تھے</p>
<p>ستکتے تھے وہ موغہ کو نظر تیز سے ہزار          بالائی فلک پہ پنج گئے احمد مختار</p>	<p>چہرے سے تھے ظاہر غضب غیظ کو آثار          ناگاہ یہ ہوا غل کہ خبردار خبردار</p>
<p>دیکھو تو کہ نور شید مقام قر آیا          چیرت یہ اموی رات غمی پر دن نظر آیا</p>	<p>دیکھو تو کہ نور شید مقام قر آیا          چیرت یہ اموی رات غمی پر دن نظر آیا</p>
<p>دل بند ملا سینے سے اور لخت جگر سے</p>	<p>فرزند پدر سے ملا اور نور لب سے</p>



وہ صادق الاخبار ملا پیکار ہے | آدم میں نعل کی شہ جن دبش ہو



یہ نور نظر راحت بیان فخر سلف ہے



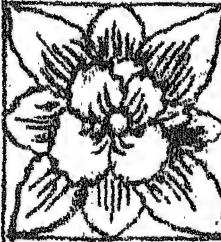
آدم کا ہے سرتاج تو حوا کا ہنر ہے

جاہتے تھے سید ایک اور ایک بہ کار

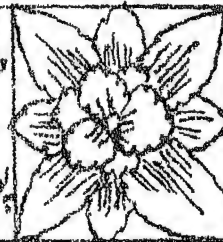
دو بات ہے آدم کے چپ و راس نمودار

اور ایک یہ کارون کو لے جاتی تھی لانا

بلاہ ایک کی جاتی تھی و حنہ گلزار



دنیا میں جو پوچھو تو مہلت سے اہل کی



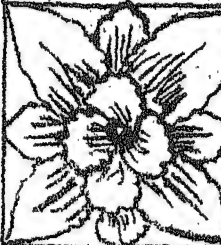
پوری جو ہوئی یہ تو ہے پاداش عمل کی

نیکی یا بدی ظلم و ستم خلق مروت

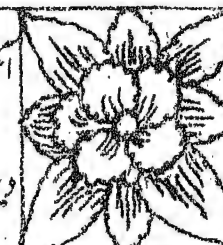
جو چاہئے کر چند نفس کی ہی مہلت

یا زجروا ہانت و تکبر یا اعانت

خاطر و مدارات عداوت و مہلت



آخر یہ عمل سات ہے اچھا یا برا ہوا



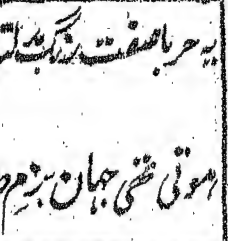
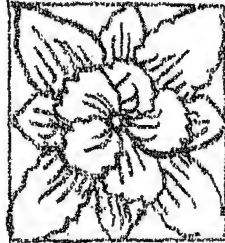

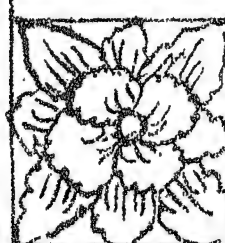
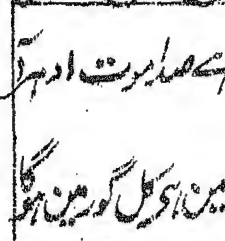



دینا ترے پاس ہو کھوٹا یا کھرا ہو




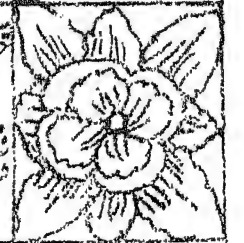

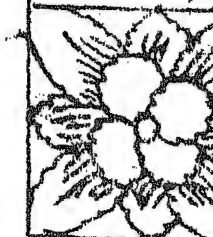
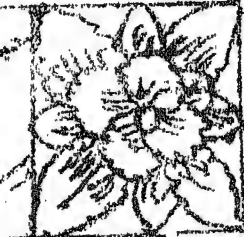
ہر شکل خزان دیدہ ہو وہ شکست ہے

بہر پر آشوب رہ سچ و سخن ہے

قصا اس کا اگر گور تو ملبوس کفن ہے

جو قاسمِ نو خیمے زہ پیر کفن ہے

	جو طبل و علم رکھتے تھے بے نام و نشان ہیں	
	کہنہ پیر پیریوین وہ جہاں بستی تھے نہاں	
	جو زمینت عالم تھے مکان اب وہ ہیں ایران	
	مخرج عناقصین ارض و سما میں	
	تاکید اہل کی کہ تو ہے دستِ قضا میں	
	خواہش کی پیہ پیہ ہے کر سکر تو زری	
	اہی ہے قضا آ کے پناہ مانگیو گے	
	ہر شخص کو دینی ہے صابریت ادھر آ	
	جو آج گھوڑے میں اہل گور میں ہوں گا	
	کیا قدرتِ تالق کا عجب ہے تماشا	
	غافلِ غم وہاں تو ہے چپ نفس کا	
	نری چراقہاں بربہن وہی شہی کر سپنگ	

	جب چین پڑیگا تجھے مٹی میں دھیںکا	
دیتا ہے نیا دل غم یہ دلوں دل آزار ظاہر میں تو محبوبے باطن میں ہنر و خمار		یہ دہر پر آشوب ہے مکار ہے غدار پلے جو پڑا اسکے نہ جا بڑ ہوا زخماں
	خون کا دوسے جاں کا جو عاشق ترسے دشمن ہون ترسے لاکھ یہ وہ بانی شر ہے	
چن طمع وہ ہوس کا پشمار تہا جو شام دنیا سے غافل رہ نکو شبی سے نہیں کام		جو طالب زر میں نہیں ملتا انہیں آرام روتا ہے تو پیسہ کا وہ دولت کا ہو کھراں
	کوڑی اگر نام لو دیدہ دیتے ہیں چمبی چمبی تو بلی جیسے کھین جیسے نہ ڈھری	
زندہ ان غم و رنج و محن میں وہ ہیں محبوب ہزار قباد ام ہوس زینت لبوس		ہووا الزب میں وہ ہیں بنے نکات ناموس رگ رگ میں بہری حرص ہو اوتار منوس
	سچائی اجل دولت و دنیا یہ ہوس بے یار سزا فیست کتا ہر اک یہ سچ ہے پست	

رقت زلزلے پر کرین آپ ذرا غور	ایسا ان نہیں رہتا ہے زانیہ کا دور
اسکے ہیں تو رنگ نئی دھنگ نئی طور	کل کچھ تھا تو کچھ آج ہو کل ہو دیکھا کچھ اور

ڈھونڈو جو قدیموں میں سے اب کوئی نہ ہو گیا	وہ آج نہیں ہیں چلو کل ہم بھی نہ ہوینگے
---	--

کرتا ہے سفر زبان سے یکے بعد دیگرے	میرا ہے پدر کل تو پسر آج برادر
روتا ہو کوئی غم کہیں خاک ہو برسر	کس طرح سے بے خوف ہیں ہم اندر کہ

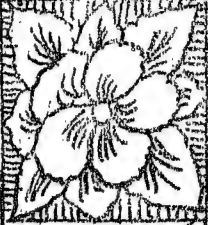
میرا ہی مرے حرص وہوا کم نہیں کرتا	لحے سے زیادہ کبھی ہم غم نہیں کرتے
-----------------------------------	-----------------------------------

ہم کرتے ہیں مرنے کا جو ان مرگہ کے ماتم	آنا بھی سمجھتے نہیں وہ آج تو کل ہم
سامان اجل اپنا بھی ہوتا ہے فراہم	ہم دم جو چلے آج کل جیسے گا کل دم

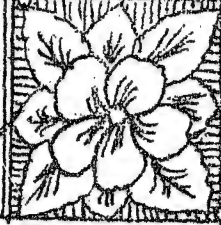
کچھ خوف و خطر موت سے دانا نہیں کرتے	ہم موت طع کو کبھی کوتاہ نہیں کرتے
-------------------------------------	-----------------------------------

آتی ہے صدا اگر سے دھتکت نشین ہے	کھتی ہے تنہا کہشت تاج و نگین ہے
---------------------------------	---------------------------------

حسرت کا بیان ہو کہ وہ بیزیرین ہو  
اکہتی سبے قضا مان تھا مگر تیرہین سے

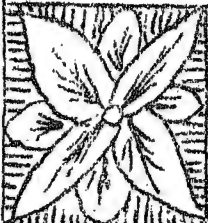


حاکم جو قضا کے تھے وہ ہیں پلے قضا کے  
بکڑی ہوئی صورت ہو چلا پنچون کھنا کے

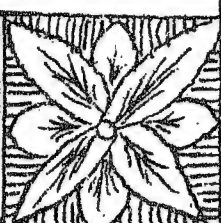


تھے تو ز نظر بارے کے اور انکا نظارا  
بیچین ہوئے یہ تو ہوا کہ نہ وبالا

ہستی میں جو آئی تو ہرے چاند ا جالا  
کھا کہا کے پیر لال یہ سونے کا نوالا

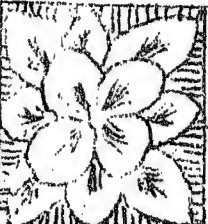


مان آنکھیں بچھاتی تھی جو چلتے تھے اس کے  
اب گرمین لائی ہے انہیں موت پڑے

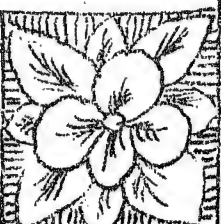


سر سبز سے لال کا ہو باغ جو آئے  
اس دن کے لئے متین کیا کیا نہیں باقی

کرتی تھی دعا مان پر شب تسمیہ خوانے  
اک چاند سے دو لہن کو بیاہ لاکر چاتی



اس لالی کی دنیا میں سدا جلوہ گری رکھ  
میں کو ک جلی ہوں تو مری گود بہری رکھ



الشکر کہ شاداب ہو اچھرہ گلزار

النتہ شد کہ ترو تازہ ہے گلزار

حسنت لولی نخل جہانی ہو ا پر یار

الفصل کہ سر سبز ہو اسبڑہ رخسار

	<p>پروان جڑ ہالال کیا نضل خدات</p> <p>ہر لایا تمنا کے ولی نخل و عانے</p>	
<p>زمیندہ اور نگ ہے اور زینت دہم</p> <p>وہ عزت و توقیر ہی اور واجب تعلیم</p>	<p>سلطان سلاطین ہے اور مالکِ قلیم</p> <p>پھر مرجع خلق اللہ ہے اور قابلِ سلیم</p>	
	<p>کیا نعم ہو کہ دولت میں ہر تار و کمر</p> <p>شست میں بیلان ہے تو شوکتیں سکندر</p>	
<p>نغمہ و وف چٹک در باط انکے لئے تھا</p> <p>ہر موسم و ماہ شباط انکے لئے تھا</p>	<p>اسباب طرب پیش و نشاط انکے لئے تھا</p> <p>پیراہن بھیت و بساط انکے لئے تھا</p>	
	<p>ہر چین خوشی غنیمت جمشید ہوا تھا</p> <p>ہر رات شب قدر تھی دن عید ہوا تھا</p>	
<p>سرشارِ محو مست تو مشیدے دلارام</p> <p>جز بادہ پرستی کے نہیں انکو کوئی کام</p>	<p>تھوڑی بزمِ نشاط آرا جوان بہوش کلقام</p> <p>شورِ بیدہ سرورہ دورہ و ارتقہ و بدنام</p>	
	<p>ہر سرین خموشی تھی ہر اک مان تہا مدہوش</p> <p>حاضر کی عیدِ حالت تھی کہ غائب تھی زائوش</p>	

۱۰  
 شاد و زمین کے  
 ایک چھوٹا سا  
 کہ جس میں  
 شام و اجالہ  
 عین و طرب و نشاط  
 کرنے میں



جز بادہ کشی اور نہ تھا شغل کوئی اور	کرتے تھے مئے ناب کا احباب ان دور
خداست نہ او نہیں آج کا فریاد نہ بیکر غور	مجنون کی سی حالت تھی تو دیوانہ کو کتنے طور
	
جس دوش پہ شیطان ہوا کسی گوش نہیں ہے	کیا پند سنے وہ کہ جسے ہوش نہیں ہے
کھتا تھا نصیحت کی اگر کوئی نمک حار	ہو جاتے تھے اوس یار کی غمور سے پھیر
ہونا تھا وہ زندان عقوبت میں گرفتار	محبوس حرم ہوتے تھکٹ باتا تھا گیار
	
سب ہیں زن و فرزند مسلسل یہ سلاسل	اک بات مکی کیا کہ قیامت ہوئی نازل
اوس صبح شوق کی نصیحت کی سراسر	محبوس ہو سب زن و فرزند و برادر
بے پریش حوال ہوئے قتل وہ بیکسر	اس جرم میں ڈھیلانہ مارا کہ کی جگہ بدر
	
اوس تلخ نصیحت سے غضب گہیرا تھا	کج فہم نے اوس جا پہل پھیر دیا تھا
مشغول رہا کرتے تھے عیش و طرب میں	بڑھتا تھا قدم روزہ حرم طلب میں



ناگاہ کر قرار ہوئے تھر و غضب میں | واثر و ن ہوا سخت پھنکے جانے میں

غفلت میں ابل کڑی از خود ہوئی رفت | لے آئی بقا تیار فدا دست گرفت

ناگاہ قضا آکے ہوئے انکی گلگیر | تدبیر و علاج اور دولے کی تاثیر  
تشخیص جہا تک کی اولیٰ ہوئی تدبیر | پر خستہ و غضب سے لڑتوں کی تعمیر

وہ شوکت و جلال کھان آج او بد خو | کان میں جو گراتے تھے پینے پہ لہو کو

وہ جاہ و چشم اور لشکر کھان آج | وہ ملک کہہ میں وہ نظیر کھان آج  
وہ تاج و نگین خلعت پر رہ کھان آج | کیا ہو گئی وہ زمینت سرور کھان آج

کل مالک تعلیم تھا اور شاہ ز من کا - | صد حیف کہ وہ آج ہی محتاج کف کا

بس عالم تمثال کے اب کچھ چکا امثال | پر عالم تمثال میں میں بن گیا امثال  
دیکھا دیا اسن ہر پر آشوب کی سب حال | اشد کرے خیر کہ اتبر ہے حال

قابو میں نہ دل ہو نہ زبان سے بس میں

آیا ہے بڑا پامچہ تمیں برس میں

ڈہل ڈہل کے بہا جاتا ہر غبن جگر کا

اندام میں عیشہ ہے لرزتا ہر اعضاء

اکسان مجھے آیا ہے جوانی و بڑاپا

مونہ بالا و سرگالا ذرا دیکھو تماشا



اب شمسہ کہہ جینے کے آثار نہیں ہیں

واسطے سندس بچے

ظاہر ہے کہ یہ بچنے کے اظہار نہیں ہیں

کہ یہ کتاب طبع کی گئی ہے  
غیر دکن کی چونکہ اس طبع کا  
ثبت کی گئی ہے۔

الحمد للہ والمنة ورن ايام فرخندہ فرجام کتاب لاجواب از تعنیف منیف طوطی  
شکرستان بلاغت و عندلیب گلستان فصاحت اعنی جناب معالی القاب مولو  
شفقت حسین عرف ابو المحاسن متخلص شمس ادا م الله فیضہ مسمی بریاض  
از اہتمام خادم العلما ناچیر جہان محمد علی خان - در مطبع غریزہ دکن واقع چتہ  
نواب نثار الملک مرحوم مطبعہ گردید -  
اطلاع کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف کے قصد چہاں نہ پیاہو کالافوا

